سوال

(151) قبر میں میت کو کرم وغیرہ کھا جاتے ہیں الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبر میں میت کو کرم وغیرہ کھا جاتے ہیں۔ بعض دفعہ کوئی بیرونی جانور نیولہ وغیرہ بھی قبر میں گھس کر لحم میت کو کھاتا ہے آیا میت کو اسے ایذاء پہنچتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ ((باب البکاء علی المیت)) فصل نمبر ۳ میں ہے۔

((عن عمرو بن حزم قال رانی النبی ﷺ متکئا علی قبر فقال لا توذ صاحب ھذا القبر ولا توذہ رواہ احمد))

''عمرو بن حزم کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا فرمایا اس قبر والے کو ایذا نہ دو۔''

مشکوٰۃ کے اس باب فصل نمبر ۲ میں ہے۔

((عن عائشۃ ان رسول اللہ ﷺ قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ احمد مالک وابوداؤد وابن ماجۃ))

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔''

اس قسم کی کئی روایتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے مگر بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر اسباب کا اثر میت پر نہیں۔ عینی شرح بخاری میں ہے۔

((مَرَّ عبد اللہ بن عمر علی قبر عبد الرحمن بن ابی بکر اخی عائشۃ رضی اللہ عنہ وعلیہ فسطاط مضروب فقال یا غلام انزعہ فانما یظلہ عملہ فقال الغلام تضربنی مولاتی قال کلاّ فنزعہ))

''عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے بھائی کی قبر پر گزرے۔ اس پر خیمہ لگا ہوا تھا، فرمایا: اے غلام اس کو اکھاڑ دے، کیونکہ اس کو اس کا عمل سایہ کرے گا۔ غلام نے کہا میری مالکہ مجھے مارے گی، فرمایا: ہرگز نہیں۔ پس اس کو اکھاڑ دیا۔''

اسی طرح ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وفات کے وقت وصیت کی کہ میری قبر پر خیمہ نہ گاڑنا۔ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو دنیوی اشیاء کا فائدہ یا نقصان نہیں۔ نیز حدیث میں ہے۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا جنگ احد میں شہید ہوئے اور کفار ان کے کان، ناک وغیرہ کاٹ کر شکل بگاڑ دی تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ میر پھوپھی صفحہ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن) برداشت کرے تو میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو اسی حال میں چھوڑ دوں کہ کتے بلے کھا جائیں اور قیامت کے دن ان کے پیٹوں سے جمع کیا جائے۔ اس کہنے سے مطلب آپ کا یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں ذلت حقیقت میں ذلت نہیں، لیکن عورتوں کے دل کمزور ہوتے ہیں۔ اس لیے دفن مناسب ہے، یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ میت زندہ کی طرح نہیں ورنہ زندہ کو بھی اس طرح دکھ دینا درست ہوتا۔ پھر ظاہر پر غور کیا جائے تو اس سے بھی یہی تیجہ نکلتا ہے کہ میت کو دنیوی اسباب کی تکلیف نہیں۔ مثلاً زندہ کو قبر میں دبا دیں تو اس کو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ (ا) ہرگز نہیں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ ہاں میت کا وقات اور اس کی حیات کی وضع کو قائم رکھنے کے لیے جس قدر حدیث میں آگیا ہے اتنا کرنا چاہیے، مثلاً میت کو غسل عزت کے ساتھ دیا جائے۔ کفن اچھا پہنایا جائے۔ عزت کے ساتھ قبر میں اُتارا جائے۔ اسی طرح ہڈی توڑنے سے ممانعت بھی اس وقار پر حمل کرنی چاہیے۔ اور ایذاء سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا مطلب بھی یہی لینا چاہیے کہ اس کی توہین نہ کی جائے۔ پس اس صورت میں سب روایتوں میں موافقت ہو جائے گی۔ لیکن یہ جو کچھ ذکر ہوا ہے بدنی ایذاء کے متعلق ہے۔ رہا سماع کا مسئلہ تو اس کی تفصیل کے لیے ہمارا رسالہ سماع موتیٰ ملاحظہ کریں بلکہ اس میں بدنی ایذاء کے متعلق بھی کافی مواد موجود ہے۔

(ا) تو کیا میت کو بھی دبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔

(عبداللہ امرتسری روپڑی) (فتاویٰ اہل حدیث جلد ۲ ص ۴۹۰)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 274-275

محدث فتویٰ